

زری پالیسی بیان

23 مئی 2022ء

1- زری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) نے آج کے اجلاس میں پالیسی ریٹ کو 150 بیسیس پوائنٹس بڑھا کر 13.75 فیصد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ اقدام اور اس کے ہمراہ بے حد ضروری مالیاتی یکجائی سے طلب کو معتدل کر کے ایک زیادہ پائیدار رفتار کی طرف لانے اور ساتھ ہی مہنگائی کی توقعات کو قابو میں رکھنے اور بیرونی استحکام کو درپیش خطرات کی روک تھام کرنے میں مدد ملتی چاہیے۔

2- ایم پی سی کے پچھلے اجلاس کے بعد عبوری تخمینوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ نمو توقع سے کہیں زیادہ ہے۔ اس دوران بیرونی دباؤ بلند ہے اور ملک کے اندر پیدا ہونے والے اور بین الاقوامی عوامل دونوں کے باعث مہنگائی کا منظر نامہ بگڑ گیا ہے۔ ملکی سطح پر اس سال ایک توسیعی مالیاتی موقف نے، جو توانائی کی سبسڈی کے پیکج کی وجہ سے مزید ابتر ہو گیا، طلب کو ہوا دی ہے اور پالیسی کی مسلسل غیر یقینی نے شرح مبادلہ پر دباؤ میں اضافہ کر دیا ہے۔ عالمی سطح پر روس یوکرین تنازعے کی وجہ سے مہنگائی میں شدت آگئی ہے اور چین میں کووڈ کی ایک نئی لہر کے سبب پھر رسدی تعطل پیدا ہوا ہے۔ نتیجے کے طور پر دنیا کے تقریباً تمام مرکزی بینکوں کو اچانک کئی سال پر محیط بلند مہنگائی اور دشوار منظر نامے کا سامنا ہے۔

3- معیشت کو کووڈ کے بعد مالی سال میں 0.9 فیصد سکڑنے کے بعد توقع سے زیادہ تیزی سے بحال ہوئی، اس نے پچھلے سال 5.7 فیصد نمو پائی اور اس سال عبوری تخمینے کے مطابق بڑھ کر 5.97 فیصد ہو جائے گی۔ عمومی مہنگائی غیر متوقع طور پر اپریل میں دو سال کی بلند ترین سطح 13.4 فیصد (سال بسال) تک پہنچ گئی اور اب مسلسل چھ ماہ سے دو ہندسی ہے۔ مہنگائی کی رفتار بھی بلند یعنی 1.6 فیصد (ماہ ماہ) تھی اور قوزی مہنگائی دہی اور شہری علاقوں میں مزید بڑھ کر بالترتیب 10.9 فیصد اور 9.1 فیصد ہو گئی۔ بیرونی شعبے میں، اپریل کے دوران جاری کھاتے کے خسارے میں کچھ حوصلہ افزا اعتماد سے قطع نظر، ملکی غیر یقینی نیز فیڈرل ریزرو کی جانب سے سختی کے بعد بین الاقوامی منڈیوں میں امریکی ڈالر کی حالیہ مضبوطی کے باعث روپے کی قدر مزید کم ہوئی۔

4- ایم پی سی کے بیس لائن منظر نامے میں آئی ایم ایف کے ساتھ مسلسل شراکت، نیز مالی سال 23ء میں پیٹرولیم ڈویلپمنٹ لیوی (پی ڈی ایل) اور ایندھن پر جی ایس ٹی کے معمول پر لائے جانے کے ساتھ ایندھن اور بجلی کی سبسڈیز کا خاتمہ فرض کیا گیا ہے۔ ان مفروضات کے تحت امکان ہے کہ عمومی مہنگائی عارضی طور پر بڑھے گی اور پورے آئندہ مالی سال بلند رہے گی۔ اس کے بعد مالی سال 24ء کے آخر تک مالیاتی یکجائی، اعتماد پر آتی ہوئی نمو، اجناس کی عالمی قیمتوں کے معمول پر آنے اور مفید بیس اثرات کے نتیجے میں یہ متوقع طور پر گر کر 7-5 فیصد ہدف کی حدود میں پہنچ جائے گی۔ اس بیس لائن کے حوالے سے خطرات کے توازن کا لحاظ رکھا جائے تو ایم پی سی کی رائے میں یہ ضروری ہے کہ مہنگائی کی توقعات کو قابو میں اور بیرونی استحکام کو برقرار رکھنے کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں۔ پالیسی ریٹ میں آج کے اضافے کے علاوہ ای ایف ایس اور ایل ٹی ایف ایف کے قرضوں پر شرح سود میں بھی اضافہ کیا جا رہا ہے۔ آگے چل کر زری پالیسی ترسیل کو مضبوط کرنے کے لیے یہ شرحیں پالیسی ریٹ سے منسلک کر دی جائیں گی اور خود بخود ان میں رد و بدل ہو گا جبکہ برآمدات کو ترغیب دینے کے لیے یہ بدستور پالیسی ریٹ سے کم رہیں گی۔ ساتھ ہی ایم پی سی نے آج کے زری سختی کے اقدامات کو تقویت دینے کے لیے مضبوط اور مساویانہ مالیاتی یکجائی کی ہنگامی ضرورت پر زور دیا۔ اس سے مہنگائی، مارکیٹ ریٹس اور بیرونی کھاتے پر دباؤ میں کمی لانے میں مدد ملے گی۔

حقیقی شعبہ

5- بیشتر ابھرتی ہوئی منڈیوں کے برخلاف، 2020ء میں کووڈ دھچکے کے بعد پاکستان کو کسی قدر خفیف سکڑاؤ کا تجربہ ہوا جس کے بعد پائیدار اور بھرپور بحالی آئی۔ نتیجے کے طور پر پیداوار اس وقت وبا سے پہلے کے دور کے رجحان سے اوپر ہے چنانچہ مہنگائی اور جاری کھاتے پر موجودہ بڑھے ہوئے دباؤ کے باعث معاشی پالیسیوں میں سختی لانے کی جو ضرورت ہے وہ طلب کے انتظام کے تناظر سے بھی لازمی ہے۔ بیشتر طلبی اظہار بے پچھلی ایم پی سی سے اب تک مضبوط رہے ہیں۔ بشمول پیٹرولیم مصنوعات اور گاڑیاں، بجلی کی پیداوار اور خدمات پر سیلز ٹیکس۔ اور مارچ میں ایل ایس ایم کی نمونہ تیز ہوئی۔ صارفین اور کاروبار کے اعتماد دونوں میں اضافہ ہوا ہے۔ اب پیداواری فرق کے مثبت ہونے کی بنا پر معیشت کو کچھ ٹھنڈک سے فائدہ ہو سکتا ہے اور توقع ہے کہ جاری زری سختی اور مفروضہ مالیاتی سیکائی کی مدد سے مالی سال 23ء میں نمو معتدل ہو کر 4.5-3.5 فیصد کے لگ بھگ تک پہنچ جائے گی۔

بیرونی شعبہ

6- جاری کھاتے کا خسارہ بدستور معتدل ہو رہا ہے۔ پست درآمدات اور ریکارڈ ترسیلات زر کے طفیل یہ اپریل میں یہ کم ہو کر 623 ملین ڈالر رہ گیا، جو رواں مالی سال کی اوسط کے نصف سے بھی کم ہے۔ پی بی ایس کے اعداد و شمار کی رو سے گذشتہ نومبر میں اپنے نقطہ عروج کے مقابلے میں تجارتی خسارہ 24 فیصد سکڑ گیا۔ یہ پیش رفت اس سال جاری کھاتے کا خسارہ جی ڈی پی کے لگ بھگ 4 فیصد تک ہونے کی اسٹیٹ بینک کی پیش گوئی سے مطابقت رکھتی ہے۔ اگلے سال پیش گوئی ہے کہ چونکہ درآمدی نمو کے مسلسل سست ہو رہی ہے اور حکومت نے حال ہی میں غیر ضروری درآمدات کو کم کرنے کے اقدامات کیے ہیں جبکہ برآمدات اور ترسیلات زر بدستور اپنی کارکردگی دکھا رہی ہیں، اس لیے جاری کھاتے کا خسارہ کم ہو کر جی ڈی پی کے لگ بھگ 3 فیصد تک پہنچ جائے گا۔ آئی ایم ایف کی مسلسل مدد کے ساتھ جاری کھاتے کے خسارے میں یہ کمی اس بات کو یقینی بنائے گی کہ مالی سال 23ء کے دوران پاکستان کی بیرونی فنانسنگ کی ضروریات بخوبی پوری ہو جائیں گی، جس میں دو طرفہ سرکاری قرض دہندگان کے رول اور، کثیر جہتی قرض دہندگان سے نئے قرضے، اور بانڈ اجراء، بیرونی براہ راست سرمایہ کاری اور پورٹ فولیو قوم کی آمد کے امتزاج کا یکساں حصہ شامل ہو گا۔ نتیجے کے طور پر روپے پر ضرورت سے زیادہ دباؤ کم ہونا چاہیے اور اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر کو اگلے مالی سال کے دوران اپنے گذشتہ راستے پر چل پڑنا چاہیے جس میں وہ بلندی کی جانب گامزن تھے۔

مالیاتی شعبہ

7- بجٹ کے مطابق سیکائی کے بجائے اب مالی سال 22ء میں توقع ہے کہ مالیاتی موقف تو سبھی رہے گا۔ جی ڈی پی کے 0.7 فیصد پر ہونے کی وجہ سے سال کی ابتدائی تین ماہیوں میں بنیادی خسارہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے 0.8 فیصد کے بنیادی فاضل سے ناسازگار تقابل رکھتا ہے۔ اس انحراف کا سبب غیر سودی اخراجات میں تیزی سے اضافہ تھا جن میں بلند زراعات، گرانٹس اور صوبائی ترقیاتی اخراجات شامل ہیں۔ اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے طلب کے دباؤ کے ساتھ اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے نتیجے میں لاگت میں تیزی سے اضافہ مہنگائی کے دباؤ اور درآمدی بل میں اضافے پر منتج ہوا ہے۔ مالیاتی دوراندیشی کو بحال کرنے کے ساتھ بہ کفایت اور کمزور طبقات کو بدنی سماجی تحفظ فراہم کرنے کے لیے بروقت اقدام کی ضرورت ہے۔ اس دوراندیشی کے نتیجے میں پاکستان کا سرکاری قرضہ مالی سال 19ء میں جی ڈی پی کے 75 فیصد سے کم ہو کر 2021ء میں کووڈ دھچکے کے باوجود 71 فیصد پر آ گیا تھا، جو اسی مدت میں ابھرتی منڈیوں میں جی ڈی پی کے تقریباً 10 فیصد کے اوسط اضافے کے بالکل برعکس تھا۔

زری اور مہنگائی کا منظر نامہ

8- اپریل کے پورے عرصے کے دوران نجی شعبے کے قرضے کی نمو نامیہ لحاظ سے مضبوط رہی، جس سے مستحکم اقتصادی سرگرمیوں اور خام مال کے نرخ بلند رہنے کی عکاسی ہوتی ہے کیونکہ بلند نرخوں نے فرموں کی جاری سرمائے کی ضروریات کو بڑھا دیا۔ زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے ثانوی بازاری دریافت،

زری پالیسی کمیٹی بینک دولت پاکستان



نشانیہ شرحیں اور سرکاری نیلامیوں میں قطع شرحیں بڑھی ہیں، خاص طور پر ابتدائی سرے (short end) پر۔ ایم پی سی نے نوٹ کیا کہ مارکیٹ کی شرحوں کو پالیسی ریٹ سے ہم آہنگ ہونا چاہیے اور اگر آج کے پالیسی فیصلے کے بعد کوئی عدم مطابقت ہو تو اسٹیٹ بینک مناسب اقدام کرے گا۔

9- عمومی مہنگائی جو مارچ میں 12.7 فیصد (سال بسال) تھی، اپریل میں بڑھ کر 13.4 فیصد ہو گئی، جس میں تلف پذیر غذائی اشیاء کے نرخوں اور قوزی مہنگائی نے اہم کردار ادا کیا۔ قوزی مہنگائی میں اضافے سے مضبوط ملکی طلب اور رسدی دھچکوں کے دورثانی کے اثرات کی عکاسی ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، طویل مدتی مہنگائی کی توقعات کے اقدامات بڑھے ہیں۔ اب جبکہ بجلی اور ایندھن پر زراعت واپس لے لیا گیا ہے، مالی سال 23ء کے دوران مہنگائی عارضی طور پر بڑھنے کا امکان ہے اور بلند سطح پر رہ سکتی ہے، جس کے بعد مالی سال 24ء میں وہ تیزی سے کم ہو جائے گی۔ یہ بنیادی منظر نامہ اجناس کی عالمی نرخوں کے رجحان اور ملکی مالیاتی پالیسی موقف سے متاثر ہونے کے خطرے سے دوچار ہے۔ زری پالیسی کمیٹی مہنگائی، مالی استحکام، اور نمو کے وسط مدتی امکانات پر اثر انداز ہونے والی تبدیلیوں کی محتاط نگرانی برقرار رکھے گی۔
